
LUCKNOW
1929
OUDH PUNCH

# توجہ شرط ہے

(۱) اودھ پنچ میں جھوٹی خبریں نہیں ہوتیں۔ مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے۔ بے تہذیب مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ بھانڈوں اور مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل ضحک امور پر خود ہنستا ہے۔ دوسرے اس ہنسی کی تقلید بھی کرتے ہیں اور گریہ بھی۔ اودھ پنچ صرف اپنی بضاعت پر قانع اور منقولات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر منہ نہ بنایئے۔ نہ حجم کی کمی پر تیوریاں چڑھایئے اسلئے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے بلکہ افادات کی جدت۔ رائے کی اصابت بے رو رعایت کلمۂ حق چیدہ صحیح نتائج واقعات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی وسیاسی وادبی پر نظر کیجیے۔ انشاء اللہ سال بھر کے مجموعے میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

## منیجر کی نہایت ضروری گزارش

### قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا سو جہت یہ ہے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور ملکوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں [illegible] آپ کے مذاق کے مضامین ہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہٰذا بہتر ہے کہ آپ [illegible] اگر اس پرچہ کے مضامین آپ کے منشاء مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو [illegible] کے اندر [illegible] اور پھر اگر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ ناظر شاد بسلامت۔ [illegible] نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر کسی سبب سے قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ بجائے سالانہ خریداروں سے قیمت جمع کریں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرا لیں۔ دام درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دو تا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکخانے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں کہاں غائب ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار خطاب نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے دو تحفے ہر ہفتہ منیجر خود نہیں بھیج سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ دام خرید کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہٰذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) سال خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ منگ [illegible] اور بعد وصول نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہٰذا آپ کی خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی پرچہ کا جواب ملنا چاہیے جس کی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات واطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق جملہ خط وکتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی مسلک پالیسی کے مطابق نہ ہوں گے وہ شائع نہ ہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک ان میں نہ ہو ورنہ۔

## نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹ پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۲　　نمبر ۳

# مضامین غیبر

یکم اپریل ۱۹۱۱ء

## سلسلہ فریب محبت

[illegible] خواب [illegible] محبوب [illegible] آنکھوں میں [illegible] دیتی تھی [illegible] کو بندہ بے دام بنا دیتی [illegible] عاشق کی محتاج تھی مطلب و تقاضا کی [illegible] مطلب محبوب ہو اور اپنا مطلب [illegible] غرض کیلئے ضروری خیال [illegible]

ایک گدھی کھیت [illegible] کسان بیچارہ [illegible] گدھی [illegible] کھیت [illegible] کسان [illegible]

[illegible] گدھی [illegible] کسان [illegible] کھیت [illegible] عاشق نے کہا ؎

منزل عشق کی راہیں کوئی پوچھے ہم سے
خضر کیا جانیں غریب اگلے زمانے والے

[illegible] کسان [illegible]

[illegible] کھیت [illegible] عاشق [illegible] شاعر کہتا ہے ؎

غرور حسن اجازت مگر نداد اے گل
کہ پرسشے نکنی عندلیب شیدا را

گل [illegible] عندلیب شیدا [illegible] کسان [illegible] گدھی [illegible] کھیت [illegible] گر دیں ؎

گنہ اگر [illegible] است

[illegible] عاشق محبت کے [illegible] عاشق [illegible]

دیکھا آپ نے یہی اثر فریب محبت حقیقی تسخیر کا عمل۔

[illegible] محبت [illegible] ہو جاتا ہے۔

[illegible] فریب محبت [illegible] عاشق [illegible]

العشق نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ

[illegible] عاشق ہوتا ہے

[illegible] محبوب [illegible] عاشق [illegible] شاعر کہتا ہے ؎

وہ بھی ہو گا کوئی امید بر آئی جس کی
کام اپنا تو اس چرخ کہن سے نکلا

[illegible] کام [illegible] ہیں ؎

جو دل دکار ہو تو اچھا یہ تمہید طلب کیسی!
ستم مطلب ہو تو بہتر فریب امتحاں کیوں ہو!

[illegible] عاشق صادق [illegible] ہندوستان [illegible]



[illegible]

کرتی ہے۔ اگر دوکن کی کانٹ کی شیریں زبانی "معاف کرو اور بھول جاؤ" کی تمہید میں شریک ہوتی تو شاید کیسٹانا بھی سوویٹ روس اکحومت کا دعویٰ ہو کہ ہم بے رو ما محبت رکھتے ہیں۔ یہ دعویٰ فریب ہے۔ اول تو عالم بھر سے محبت عادۃً محال ہے دوسرے شریعت محبت میں ایک کے سوا دوسرے کا خیال بھی دل میں لانا حرام ہے ؎

بزبان ار ز جاں البیت دل برداشتن
کار عاشق نیست در یک دل دو دلبر داشتن

الا یہ ممکن ہے کہ سوویٹ حکومت "محبت پیشہ" ہو۔ جیسے پروانہ۔ پروانہ کسی خاص چراغ کا عاشق نہیں۔ ایک شمع جلی تو دوسری پر چکر گھومنے لگے۔ سعدی شیرازی نے کہا ہے ؎

اے تفتہ جگر عشق ز پروانہ بیاموز
کاں سوختہ را جاں شد و آواز نیامد

مومن خاں نے اپنے معشوق کو پروانہ کی بیوفائی یوں دکھائی ہے ؎

پروانہ جا سیر سے جلانے کو وفادار
محفل سے کوئی شمع بدل جائے تو جانیں۔

ایک گمنام شاعر کہتا ہے ؎

عشق ہر کجا لوٹے اور ہم ہوسکاری کچھ اور
شمع جب ان کو جلاتی ہے کیوں ہم پروانے رہے

آج جو میاں پروانہ صاحب کو روشنی پر عاشق ہیں تو شمع کا عشق نہ کبھی تھا نہ خدا نخواستہ اب ہے۔ غالباً ان کو دنیا بھر کی روشنی سوجھ پر حیرت کر کے رہ جاتے ہوں گے مگر بیکولاؤ کی خوشبو شمع کی لو پر ہے مرگ انجام لے کے جل بجھتے انھیں ہر شخص دیکھتا ہے۔ ڈاکٹر اردی صاحب فرماتے ہیں ؎

دیکھو اس طرح بھی دل لیتے ہیں ملنے والے
شمع کا بس نہ چلا بزم میں پروانے سے

دوستیاں دکھاکے جان دینے کا دعا وہ خود سمجھتے ہوں گے عقلاً نہیں ہے دوست سمجھتے ہیں۔ یا شوکیب بے دردف نہیں لے بیٹھی تم اس زمانہ کے محبت کا جھول پالا رکے مشہور ہے۔ ممکن ہو کہ ان کی نیت در پیچ کی ہو جیسی پیدا ہے زمانے والوں کو ہوتی ہے مگر فریب سے کبھی خالی نہیں۔ چین میں سرخ بیجکت سے مانے دوست مالن کو جنگنے رخصت کیا۔ اب افغانستان میں فریب محبت کا

حال اپنی امپیریلزم کے فریب دکھا رہا ہے اسکے بعد ایران کی باری ہے۔ اب محبت کا جو تماشا ہو گا وہ مشکل دکھائی دیتی ہے۔ ہندوستان کے حالات میں جتنی مشکل تھی وہ سب محبت فریب محبت کی جگہ ہر گئی ہے۔ اب ان راستے مصر وغیرہ محبت کے گرداب میں کب پھنستے ہیں۔

سطور بالا میں محبت کی جو تعریف کی گئی ہے وہ جو عیب کی طرف سے اندھا ہو جاتا ہے بھی شخص ہو کہ ایسا کر محبت ہوتی ہے وہ اندھا عیب دیکھتا ہے صواب کو جس وقت اگر حسن سے متاثر ہو تو سمجھو کہ اندیشہ ہوتا ہے کہ حسن میں عیب پیدا کر دیتا ہے کہ دیتا ہے عاشق نہ سمجھے انتہائی۔ یہ بھی ایک فریب محبت ہے چنانچہ ایک بڑی اللہ والی پر ایک صاحب نے فریفتہ ہوئے۔ اللہ والی تھی حسین بھی تھی عاشق صاحب مال و جمال دونوں کی طرف سے مفلس تھے۔ برگت منانے کے ترت لی دوسرے لگے دل کے معرکہ میں عاشق ادھر کو جبر کیا کہ اسنی یہی اکار وکر دو بنا چاہیے۔ وہ اسی بے نتیجی کو ہٹے۔

"آہ بابی میں زمان کنرل سے کنٹرول کا بھوکا ہوں"۔ ایسکیم صاحب نے سرمہ بنایا ہو وہ عجیب جادو تیر سرمہ جو آنکھوں میں روشنی پیدا کر تا ہو۔ بس مدحر نگاہ ڈالتا کے دیکھو کیا ناز ہو جاتی۔ مضمون دکر دیگی۔ وہ وقت تیرے میں نے نسخہ نوشتہ سے خبر بکھ گیا۔ اور دل لوٹ خنجر کو ان کے نگاہ سے ہی دانت موتی ہو جاتے ہیں۔ دست کے چنے مرتبے کی طرح ادوی بنا سکتے ہیں جو بنت خوت ہو کر وہ بھی لیں کے سرمہ ہو جائے۔

لیلیٰ نے خوشی خوشی سرمہ لگایا مجنوں کا آنکھوں میں ذرا تھا کہ تین ترک سو جھائی دینے لگے لیلیٰ مر گئی جانے کی محل میں جتنی کرنے میں دھم اندھیر نگاہ تھا۔ کیوں کہ جنگل مجازی جھنڈی سے صاف دل کے پر نظارت جانے کیچڑ کی دلدل میں آ دوڑا۔ پوتے در صورت سے کی ڈبہ زبان نے اور سواد کا گزر اکثر نکل پڑا۔

اسی طرح دانتوں کی تمیسیں میں نہیں۔ وہ دست پر لیتا رنجیں نالاں ہو رہیں منزل سگا مسئلہ میں رقت دیگی داور سے بھی نکرانے ڈاکٹر! ہو جا بھٹ پڑا۔ علوے کی رنگ بھی تو کیلی گری چیش ہے ہوا۔ مختصر یہ کہ بیگم صاحب نئی انداز ان ہو کے دو گئیں جن کی خصت کی گلہ میں دم کو

عورت کی جھنیں سہ نبات۔

اگر دماغ آزادی کا حسن باقی رہتا تو عاشق خلق ہو کر بوجھیں اب غزل کے عطیق لہ بنگئی میں پان کرنے کے کھانے میں فریب محبت کا رگڑ ہو چکا عیب کی طرف عاشق اندھا نہیں وہ عیب تھا ہی نہیں۔ بیگم وقبول لہیمین سے جنہوں نے رشتہ محبت جماب تعلق ہال ترش منہ آنکھیں حسن نہ دیکھ سکیں۔ مگر چہ شیشے کی آنکھیں خدا کی نہیں دوسری کی حمایت سے عاشق کا دل لبھاتی ہو مصنوعی دانت چہرے منہ کا عیب چھپاتے ہیں مگر خود فی الواقع عیب بھی ہیں کہ شیشے کی آنکھ میں وہ کشش نہیں مصنوعی دانتوں میں وہ سواد نہیں۔

ضرورت ہے "فریب محبت" کے واسطے ایک خاص قانون کی جو کہ دوسرے جرم سے بڑھ کر شفقت عشاق کی خاطر رائج ہیں۔ قانون تحفظ حقوق فریب محبت پیش کرنے کے اس کی رو سے سبب یہ قانون لفظ ان سے کے جدید عشاق یکساں مفید ہو گا۔ فقط

ناسفر

# احمق سازی اخبار نویسی

علامہ صاحب اگرچہ شبہ سے بڑھ کر زیادہ ضرور کو کام لیا۔

حضرت کیا ہماری بیان کا یوں دان دانے سے مبرا عقل میں شائع علم سے جو لگ ملکہ کرتے ہیں لئے خداوند آپ نے کیا نہیں کہ "الناس علی دین ملوکھم" جو جس بادشاہ کا دین رہا کا۔ دوسرا مقولہ ہے جو یہ کہ سلطان رامیند در بہ رست "اگر یہاں سے بڑھ کے احمق سازی کا ماہر کامل دنیا میں ڈھونڈے نہیں مل سکتا۔ جیسے اور کھلونے دے کے بچوں کو نہیں احمق ڈر خیالوں کھیلوں کو بہلا رہے ہیں اور ان رنگینیوں کی الجھنیں مل جاتی ہیں۔ اگر اخبار نویس بلا وہ ہی اپنے حاکموں کی تقلید میں احمق سازی اور کم فرق کا دوہرا لیتی ہے تو عیب نہ کرو۔ یہ عیب بھی سلطان لیمینہ سے ارث وہ عیب ہے گو جو حضرت قیصر رضا کی طلب الحق مستقات نظر سے ہٹ رہے ہیں وصل فرنگ کے نقشہ کو میں تقسیم کیے بیت السلطان میں اعتنا

ور منتشر یا دشاہوں نے اگر ان حروب کی تجدید میں
نظم ونثر سلطنت کے تو وہ بھی ہم رکھنے کے قابل نہیں
نہ ہو گا۔ آپ نے جو دیسی ہو گی۔ مسلمانوں میں جب عجب ضبط
ہے بہ دنیا پہ رسم چلنے بڑائی ہے تو اقبال یا تقصیر کے
دہشت وعزتی دل نازل ہے کوئی کان میں نہیں ہوا
اگر مسلمانوں کی رسی پر ننگ جب کبھی بدلی تو قرآن میں
سنانے کے بعد بدلی۔ ترک اگر یورپ سے متصل ہوتے تو
یورپ سے جد و دو کی کے ساتھ رسم بدلنے میں کامیاب ہوتے
وہ لکھے علاوہ تاہم نفق اور خیری چشیدہ دولت کے
وہاں لفظ دی گیا ہو تو آدمیوں کا ناصل ہے یورپ۔
مدینہ پر ولد المطلال شبیہ بالعمر والخال
ساری یہ کہا ہے گیا ہے یا ابوبکر ایران کی طرف
کھنچ گئے اور فیش کی طرح پرانے مذہبی عادات بدلتے
چلے گئے نہیں نہ بھیجے۔ ایران اگرچہ اختلال دار و حیال
کی طرف سے برپا ہے لیکن خدا کے فضل سے وہاں بھی
دو منظے ہیں کا دیدار کمل گیا ہے ابھی تعداد کم ہے یہ ترقی
کر جائے تو بغیر رنگ بدلے اور بغیر خونریزی کا اعادہ کئے
قرآن کی ذیل میں کے ہے۔
اسلامی تعلیم کی رسم الخط بندہ کہنا بھی نہیں ہو گئے
باشندے کسی خاص اصلاحات نازل ہو چکیں۔ اصل تو یہ
اور خوب ہے۔ لیکن حالت کی سلامتی مناسب ہوئے واضح
ہوئی الذمہ ہیں۔
امید رکھنی چاہیے کہ مفتی حالت جو اصلی بندوں
میں بھی اصلاح ہو گا وہ یہ پیش جبے گی اور آزمائش
ہمارے بھی۔ کیسے مرض دوعارضہ سلامت ادا

# نقد النقد

## • نمک •

ہم نمک کی چند شیشیاں جناب حکیم سید ... صاحب
انگلی ہائی اول دعا رنگیل رہے استعمال کے بعد
فوائد کے اعلان کی غرض سے بھیجی ہیں۔ بعض اشخاص کو
جو معدہ اور جگر کی بیماریوں میں مبتلا ہیں یا جنھیں
بواسیر کی بدولت ابلا یا مزور ٹے کی شکایت ہے یا
بچے یا ادنیٰ عمر سے کے ناسور ... کے چند ... عمل

ہم جیسے فرماتے ہیں یہ نمک دیا گیا وہ حق نمک یوں
ادا کرتے ہیں کہ واقعی نمک مفید ہے کھانا ہضم کرتا ہے
قبض اور اسہال دونوں کو ایک ہی ادا میں دفع کر دیتا
ہے۔ میاں نمک ذائقہ دار اشیا کرنے والوں کا بیان ہوا۔
گر لکھا ترکیب استعمال میں لکھا ہے کہ ہیضے کے مریض بھی
اس سے اچھے ہو جاتے ہیں اور سر کی ایک ڈبیہ کے تغیر سے
جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ان میں بھی یہ نمک ورکتا ہے
غالباً یہ دعویٰ بھی صحیح ہو گا۔
قیمت فی شیشی ساڑھے چھ آنے ہے۔ کوئی بڑی
رقم نہیں لگا کے دکھ چھوڑیے اور ہمیں کئی شیشی منگالیجئے
مضمون نقارت شکر کی روک تمام کیجئے۔ ایک شاعر
دعا کرتا ہے ؎

آنچہ از من ... مرتجاں
دگر ہر جہ ... دیجیدہ باشد

زبان آہیں کہنے کے بجائے آپ ایک چٹکی اس نمک
کی ... سب ٹھیک ہیا کیجیے۔ خوش ذائقہ ہے۔

## تسکین دل

اسی کار خانہ کا بنا ہوا عطر شبیہ دار خوش رنگ تیل ہے
اسکی ایجاد "زینت" کی احسان مند نہیں بلکہ یہ دلدادن
سر کی دماغ ہے۔ حافظہ قوی کرتا ہے خیل اور قوت پیری
کو دور کرتا ہے۔ خواب کو دور ہے آنکھوں میں طراوت پیدا
کرتا ہے جنھی طالب علم اور دماغی کام کاج میں مصروف
رہنے والوں کو استعمال سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ ایک
شیشی اور ایک روپیہ قیمت اتنا اسے یہ کہنے کی
ضرورت نہ آئے گی ؎

بھول گئے رنگ جھول گئے کنگھی
تمن جیزیں یاد رہیں نون، تیل، لکڑی

ہمیں ذاتی طور پر معلوم ہے کہ مرحوم "دی سالٹ"
"تسکین الشیل" کی ذات ... سے بری
ہے اور علم سے اشتہاری دعا فرادشوں کی طرح غیر ممکن
دعوے نہیں کیے ہیں کہ حضرت جس گھر میں ہمارے نمک
کی شیشی ہو گی اس گھر کے ملازم کبھی نمک حرامی نہ کریں گے
یا جو عورت یہ تیل لگائے گی صد سالہ ہو گی تب بھی چکنے چپڑے
بچے دینا شروع کر دے گی۔

## کاشی ... لکھنؤ

شکر خدا کہ ہمارا لکھنؤ سے ضرور ہے دکھانا پینا سوکھا تھا
جناب ... ہیں سے دو ضرورتوں کو محتاج ہو
کھانے کی حالت سے بے نیازی کی دلیل ہے کا دی
دیکھا گئی ہے۔ فاقہ پر فاقہ کرتے ہیں مگر گلگلے اڑاتے
ہیں بطفیل تجارت خطے کے مقابلے میں جسد و روپیہ
اندہ اس ہوتا جاتا ہے اسی قدر ہمارا لکھنؤ کم خوری و
قناعت کا عادی ہوتا جاتا ہے۔ رہ گیا پانی جس پر
زندگی کا دارومدار ہے اوسکی حالت خدا سلامت رکھے
یہ سیلنی کر دہ چھوڑ روانے دیتی ہے کئی سال سے یہ
صاحب کی ملت ہو کر ادھر گرمیاں آئیں بیاسا پو حمل ادھر
ان حضرت نے اس کا تجربہ کیا دو دن ہیں جلد آنکھوں
میں ... بیج ہیں گھنٹے میں چار پانچ گھنٹوں کیلئے
نل دھار دھاری ادبہ خرخراتے ہوا کھینچ سدھارے ؎

ایسا کبھی پانی کا برا ہو جاتا
سارک بادا ہل لکھنؤ کے دلی اللہ ہو جانے میں تھوڑی ہی کسر ہے

## پرواز خیال

خواجہ حمید الدین صاحب حمید لکھنوی کا خوبصورت چھپا
دیوان ہے۔ دیوان کا دیباچہ خواجہ عبد الرؤف صاحب
عشرت لکھنوی نے لکھا ہے خواجہ صاحب کا کلام سادہ اور سہل
ہو شیرینی و لطافت سے خالی نہیں۔ جدید کو حسب ترکیبوں
سے بری ہے اور اس زمانے میں یہی بڑی بات ہے۔
آسی پریس لکھنؤ سے چار قیمت ادا کرنے پر مل سکتا ہے۔

## مباہلہ

سرورکائنات نے مسجد ... لکھنؤ سے خبیب کی خبر ... میں
گر چند عیسائی راہب کذب ہی کرتے رہے معقول دلیلیں
جہاں کام نہیں دیتیں وہاں فیصلہ عقل و نقل سے متجاوز ہو کے
اعتقاد و ایمان پر منحصر ہو جاتا ہے کہ ان ... دعا کریں جو ہم
دونوں میں سے ظالم ہو اوس پر خدا کی مار پڑے۔ اس کام کو
اصطلاحاً مباہلہ کہتے ہیں مگر اسی نام کا ایک اخباری کاغذ
... ... ...

دعویٰ پر جو ... تحریر ہو مگر جلد سالانہ ... مرتب ہوتی ہو تو اس کے ... معنی ہوئے کہ دو سال ... (مقصود ... صاحب) ... خلیفہ قادیان کے مرشد ... کا اختلاف خلیفہ قادیان کے دعویٰ روحانیت کی حقیقت خلیفہ قادیان کے چال چلن کی پرکھ؟

دوسرے بعض شخص خاص کی ذات ... خیال تھا کہ عام جیسی ... یہ پرچہ خالی ہوگا مگر نہیں" مباہلہ کو یہ خبر ... عجیب ... معلوم ہوتا ہے کہ اسکے نامہ نگار خدائی سی آئی ڈی رپورٹر ہیں جو ہر ایک انسان کے کندھوں پر

روحانیت میں تو خلیفہ صاحب کو ... کا شکریہ ادا کرنا چاہئے کیا معنی کہ قیامت کے روز وہ بقول شاعر یہ فخر کر سکتے ہیں۔ ؎

> نکلے جو حشر کے دن نامۂ عمل میرا
> تو اتنی بات کا حق ہے امیدوار ہوں میں
> مباہلہ کے ورق سے ملا کے دیکھا جائے
> جو کچھ زیادہ و کم ہو گنہگار ہوں میں

پھر اگر کسی مقام پر نقل مطابق اصل نہ ہو تو ... تسا قطا ... دونوں ... اور دونوں ... چلیے جواب کا

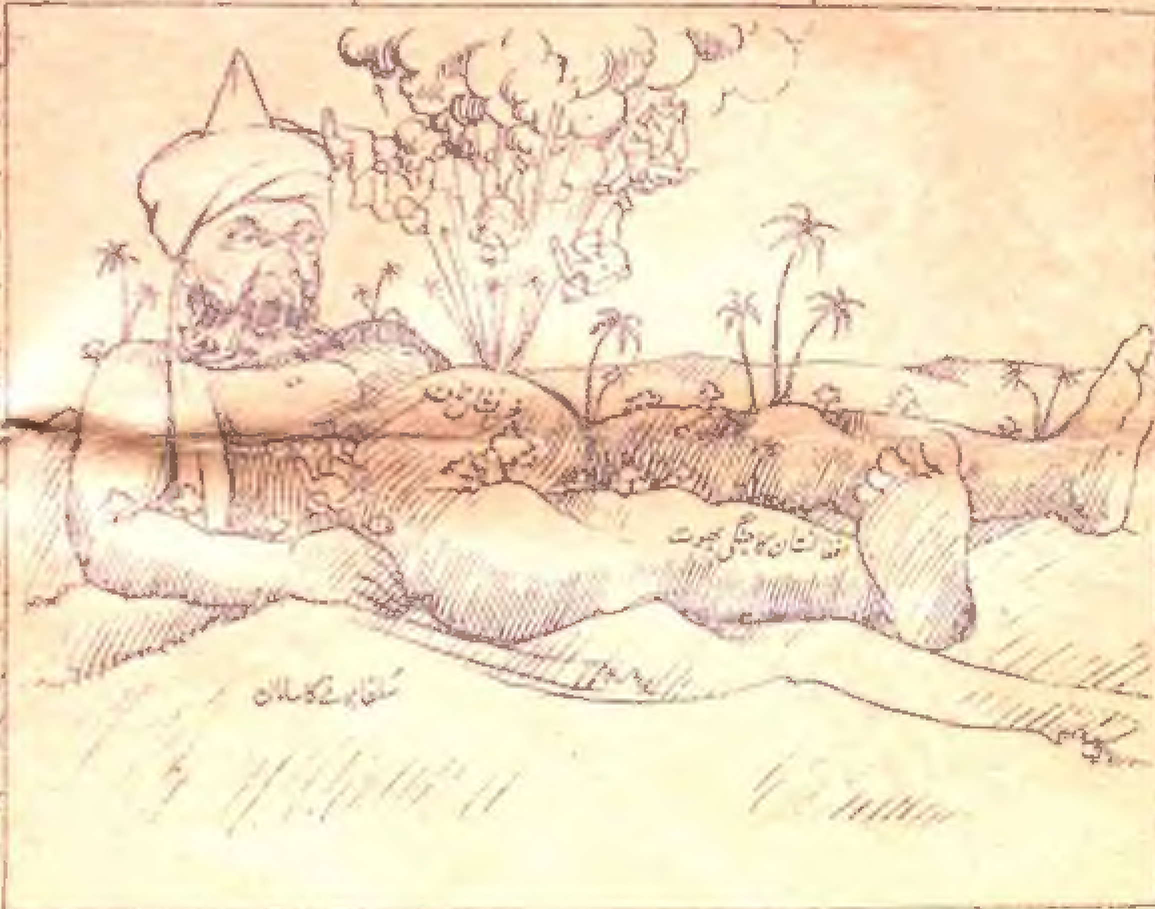
تمام عمر کا تعصب کھا جاؤ!

عام قیمت ... سالانہ ہے فرمائش منیجر اخبار "مباہلہ" قادیان (پنجاب) کے نام ہونی چاہئیے۔

---

## لوکل علیہ البخار

اللہ تیری پناہ! جسکو دیکھئے دل عاشق کی طرح اپنی آگ میں آپ ہی بھسم ہے ... اسی وجہ سے ... احلال کچھ دن کر دینے معطل ... یہ بخار کا ...




[illegible]

ہم بیٹھے ایک حضرت کو آیات میں تسلی فرمایا دوسری طرف ... تقاضا ... میں بھی دیر لگائی۔

... کہ اب جوان نمبر غائب ہو گیا ... کو تباہی ... کیا ... خدمت ... کوشش ... کی جاتی ہے۔

---

... یکم اپریل ... سے ... کہ ... ایک ... مقصود ہے

جو لوگ ... بھی جانے کا محل موجود۔
فرشتوں کا لکھا ... پڑھ سکتے ہیں غالب مرحوم فرماتے ہیں ؎

> پکڑے جاتے ہیں فرشتوں کے لکھے پر ناحق
> آدمی کوئی ہمارا دم تحریر بھی تھا

مباہلہ ... مستور ... سے خالی نہیں ... مرزا ... ہیں ؎

... اعمال کی ...

[illegible]





زغارت چمنت بر بہار منت ہاست کہ گل بدست تو از شاخ تازہ تر ماند
کارخانہ اصغر علی محمد علی تاجران عطر چوک لکھنؤ کے عطروں میں تازہ پھولوں کی نکہت ہوتی ہے

# مولانا پنچ کی نوٹ بک

## آسمان تدبیر کیا کروں کا جواب

ایک حسین بی کرنیل بائکرز لکھتے ہیں کہ وہ بیگس مودے مورت اب آگئی بی بی حیران ہیں کہ کیا کریں کسی اخباری رپورٹر سے انھوں نے یہی سوال کیا مگر وہ تھا کچھ یوں ہی سا۔ جواب نہ دے سکا۔ ہمارے ملا سفر صاحب کہتے ہیں کہ اخبار والے فن حمق سازی میں یکتا ہوتے ہیں اگر اخباری رپورٹر خود احمق نہ ہوتا تو سوال کا جواب یوں دیتا۔ گھبرائیے نہیں کوئی جال کے نیا شوہر کر لیجیے۔ اگر آپ کی پہلی خاوند یا دادا خادم کو بھی بیزار کرے تو اسے بھی اپنے جدید خاوند کے سپرد کر دیجیے۔ ایک سے تین اور تین آدمی۔ سامنے کی تو بات ہو۔ نئے خاوند کو بھی آپ کی طرف سے خاوند بنا کے دس برس تک خاوند بنے رہنے کا قصاص لینے میں آسانی ہوگی اور آپ بھی نا یا دشک مسک کی آگ سے محفوظ رہیں گی۔

کرنل بائرکس صاحب جو کہ اب یہ دنیا ہے دفعہ آباد اور بعد عورت ہو گئیں عبا عجب چیز ہیں آپ دس برس تک ایک خاتون کی شوہر رہیں خاتون کو حمل بھی رہا اور اس اتصال کے نشین کا ظاہر نتیجہ ایک بچہ کا صحیح سلامت موجود ہے۔ بائیں ہمہ جو زم مرد شہزادہ برادری ملعت میں کہ دس بارہ برس تک فوجی خدمت انجام دیتی رہیں اور کسی مرد نے اس بی بی والی عورت کو عورت نہ خیال کیا وہ تو کہیے خدا بھلا کرے پولیس کا جس کے ڈر سے بڑے بڑے مرد تک بھی ہو جاتے ہیں اُس نے اُفادہ ورنہ زندگی بھر شوہر رہتیں اور کوئی نہ سمجھتا کہ مرد ہیں یا زن۔

## وائسرائے کا سفر انگلستان

### حکایت

ڈگینک رمنک، سنسکرت کی ایک مدہ کتاب ہے ایسی حکایتوں کے پیرایہ میں نہایت ضروری نصائح کیے گئے ہیں چنانچہ ایک بیچے کا حال یوں لکھا ہے کہ وہ خوبصورت ہونے کے علاوہ شطرنج کا بہت بڑا کھلاڑی تھا شہر کے راجا نے اسے اپنا مصاحب خاص مقرر کیا رفتہ رفتہ خاطر نیا راجہ کی بیماری کا اک ہو گیا دوسرے مصاحبوں کو ذات کی کرنت نے عداوت پر اُبھارا۔ عداوت کی مدبیریں سوچی جانے لگیں تو ایک کانے مصاحب نے فرمایا یہ کوئی مشکل بات نہیں کہ تم تو آج ہی میاں بیچے کو آتے وال کا بھاؤ معلوم ہو جائے۔ سب نے کہا کہ بہتر ہو آپ ہی ڈھب کیا کیجیے کانا اسی وقت ایک کٹنی کے پاس گیا سانٹھ گانٹھ کر کے اُسے بارگاہ شاہی میں بھیجا۔ راجا شطرنج کھیل رہا تھا کہ بڑی بی پر نگاہ پڑی جو بیچے کو اشارے سے بلا رہی تھیں۔ راجا نے بیچے کو بڑی بی کی بات سننے کی اجازت دی۔ نیا گیا بڑی بی نے کان میں کہا بچہ کہو تو اچھے تو ہو۔ میں نے بہت دنوں سے تمھیں دیکھا نہیں تھا اسلیے آج بیتاب ہو کے چلی آئی اب جاؤ شطرنج کھیلو۔ نیا حیران ہوا کہ مزاج پرسی کے لیے اس نے خواہ مخواہ کھیل میں خلل ڈالا عجب چڑیل ہے بڑھیا محض مزاج پرسی کر کے چلی گئی مگر راجہ صاحب نے مصاحب سے کہا بتاؤ بڑی بی کیا کہتی تھیں بیچے نے لاکھوں قسمیں کھائیں کہ حضور وہ کوئی نگلی تھی خالی خولی مزاج پرسی کر کے چلی گئی لیکن راجہ کے دل میں کھٹک باقی رہی۔ حکایت کا آخری حصہ ہمارے مصرف کا نہیں اسے چھوڑیے۔ آپ جانیے ہندوستان بھی کبھی راجہ تھا آج غلام ہے تو بھا کرے راجگی کی بُو مرتے مرتے جاتی نہیں سکتی جب دنیا سیاست کے نامور چور دوست مارنو اور ون کو وزیر ہند نے بلایا ہے آئندہ ماہ میں روانہ ہو جائیں گے۔ مقصود اس کو لندن کا یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ وزیر ہند لاٹ صاحب کے کان میں کہیں گے۔ کہیے حضرت مزاج شریف لاٹ صاحب جواب دیجیے ہیں سب فضل خدا ہے آپ کے جان و مال کو دعا کرتا ہوں الدلیس چونکہ سرگوشی ہی میں یہ سوال و جواب ہوگا اس لیے سابق راجہ اور حال کا غلام میاں ہندوستان کے دل میں کھٹک ضرور پیدا ہوگی کہ نہ معلوم کیا کیا باتیں ہوئیں۔ مگر وہ کسی طرح قبول نہیں کرتے۔ ہم تو مصلحت خلافت ہے یعنی بڑی غرض ہے ورنہ کسی طرح نہیں بچتے ہوں لیکن راجہ کے شبہات بھی ہوتے ہیں وہ وکیل مزاج پرسی خط و کتابت کے ذریعے سے ممکن نہیں جو آپ ہندوستان کی دولت سفر خرچ میں اڑانے والے وہ حضرت اُڑانے بنفس نفیس تشریف لے جاتے ہیں ماسوا اسکے وزیر ہند آپکو کون سی جوے وداشتا کے دیوانے ہوئے جاتے ہیں۔ بے دیکھے قرار نہیں اپنی ایک تصویر یا دو ہی بھیج دیجیے۔ علاوہ بریں دنیا کی وہ خزانہ ہندوستان کیوں لگے۔ اگر یونہی کوئی ہے تو وہی گردے کچھ نہیں۔ خود ہی یہاں بیٹھا ہیں یہ گورنری کا جوبن جھگیوں میں اڑانے کی بھی تو بات ہے۔ اللہ ہاں یہ تو سنیے آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا تھا کہ اگر مجھے حکومت انگلستان زادی ہند کی مکمل توقع نہ دلاتی تو مجھے سا کون ایسا تھا جو ہندوستان میں قدم بھی رکھتا۔ اب جاتے ہیں تو اس وعدے کا لحاظ بھی رہے۔ دیکھیے جو ذرہ سی بھی خالی آپ کو حکومت کے اراد سے میں نظر آئے تو آپ کو واللہ ہمارے کہہ سے مستعفی ہو گے اور یہ کیجیے گا ورنہ لوگ ہنسیں گے کہ دیکھیں کچھ ہے زبان پر کچھ۔ بس یہی دو خدا کو تم اپنے وعدہ پر قائم نہیں رہتے تو وہ روز انگل بایرزہ میں تمھاری نوکری کی جو یہ نہیں کہ اب رہا معاش کا سوال تو پر یکٹیڈ سے سرکاری نوکری چھوڑ کے اخبار نویسی اختیار کی آپ بھی اودھ پنچ کے دفتر میں اسسٹنٹ اڈیٹری کی جگہ خالی ہے فوراً منظور کر لیجیے گا۔

---

## ہر دو برادر ایک کا پلوا

"ایک" کے معنی ہیں "مفو" اور "پلوا" کہتے ہیں جھگڑے کو قدیم لالہ شاہی اصطلاح ہے کثرت استعمال سے اُسکی کا پلوا ہوگئی۔

ایک لالہ صاحب دو بھائیوں کے مشترک مختار تھے۔ اگلے زمانے میں چھوٹا بھائی بڑے بھائی کو باپ کی جگہ سمجھتا تھا اور بڑا بھائی باپ کا سا برتاؤ کرتا تھا گو زیدہ علیہ السلام رکھکر کھاؤ کے دشمن ہیں۔ لالہ تھے دونوں کے نوکر متضاد احکام سے بیچارے عاجز ہو گئے۔ چھوٹے نے چپکے سے کہا۔ لالہ بھائی صاحب کو خبر نہونے پائے یہ کام یوں کرو۔ بڑے نے حکم دیا یوں نہیں یوں کرو۔ ایک کہے دن تو دوسرا کہے رات۔ آپ جانئے لالہ فارسی اور ہندی کا چورن تیار نہ کرتے تو فرافر شکم وسو ہضم میں مبتلا ہو جاتے لہذا "ہر دو برادر ایک کا پلوا" (دونوں بھائی ثنویت کے کیڑے ہیں) اونکا تکیہ کلام ہو گیا۔ مثل تو ہی۔ یکساں واقعات جب رونما ہونگے تو مثل کا مصداق دور دور سامنے آجائیگا۔

آجکل کے مسلمان دو قسموں پر منقسم ہیں۔ ایک برقی روشنی والے۔ دوسرے ڈیوٹ اور چراغ والے۔ اونکی بجلی آنکھوں میں چکا چوند پیدا کرتی ہے۔ انکی نظر اسلام کی باریکیوں تک نگاہ کو نہیں پہنچنے دیتی۔ کم نگاہی کی بیماری دونوں جانب لاحق حال ہے۔ برقی لیمپ والوں کا تذکرہ بہت ہو چکا سردست فقہائے بے بصر کی نظر ملاحظہ فرمائیے۔ آجتک اسلام بزبان حکمت و پیمبری یہی دعوی کرتا رہا کہ اسلام اُتم ذات اور پنچ قوم کے تعصبات سے آزاد ہے۔ شرافت عقل و ادب پر منحصر ہے۔ نسب اور مال پر موقوف نہیں پیشہ اختیار کرنے سے ذات نہیں بدلتی۔ کوئی شریف سلوک اگر کسی امیر کی جوتیاں اٹھانے پر ملازم ہو تو وہ بھی بڑی بات نہیں سمجھی جاتی [illegible] کہ فقیہ صاحب بس زبان رد کو بڑھا بتاتے ہو ذات نہیں نکلی۔ بس جب "ہاتھ" بھی اصلی کام ترک کرنے سے "ذات" پر اثر نہیں پڑتا اور قرآن بھی یہی کہتا ہے کہ جو زیادہ متقی ہو وہی خدا کے نزدیک قابل اکرام ہے اسکے ساتھ ہی تقوے کا تعلق دل سے ہے ہاتھ سے نہیں تو "اونچ نیچ" کی قید آپ سے آپ باقی نہ رہی۔

ایک جدید پشاوری معاصر ناقل ہے کہ ایک شخص نے کسی حنفیہ رسالے کے اڈیٹر سے دریافت کیا۔ "پنچ قوم کو علم حدیث وغیرہ پڑھانا اور خلافت دینا چاہیئے یا نہیں" اڈیٹر صاحب نے جواب میں فرمایا کہ "جو شخص خلافت کے لائق اور علم کا اہل نہو اوسے خلافت دینے اور علم سکھانے سے بچنا۔ اور علم کی قدر کرنی چاہیئے کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ کتوں کے منہ میں روٹی نہ ڈالو۔ اور نا اہل اسلام کو علم سکھانا ایسا ہے جیسے خنزیر کو جواہرات پہنانا۔"

بتقلید لالہ مذکور چند ہم فقیہ صاحب کی تحریر عربی اور ہندی چورن یوں تیار کرتے ہیں۔

"لالہ ہا ایک کا پلوا" کیا معنی کہ "پنچ قوم" سے مراد ہے وہ گروہ جو ادنیٰ درجے کا پیشہ اختیار کرتے جیسے جوتیاں ٹانکنا نا گردی کرنا۔ ان حرفتوں میں اور "نا اہلیت" میں کوئی علاقہ نہیں کوئی منافات نہیں۔ منافات ہوتی تو اڈیسن (صاحب گراموفون) اخباری کاغذات بیچتے بیچتے آج عقلائے روزگار کا خلیفہ نہ بن بیٹھتا۔ مستفتی سوال کرتا ہے "پنچ قوم" کی تعلیم و تعلم سے اور مفتی صاحب جواب دیتے ہیں نا اہل اور نا اہل کی حدیث سے۔ اسلام کی جان پر بجلی کی چکا چوند نے جو آفت ڈھائی کیا وہ تھوڑا ہے۔ روزے کھا جاؤ۔ نماز کی حاجت نہیں عقد محبت کافی ہے نکاح کا ایجاب و قبول بیکار ہے۔ کسی فقیہ سفیہ کی نظر بھی اوسی طرح کے مصائب نازل کرتی ہے۔ "اسلام" "اونچ نیچ" دیکھنے والوں میں نہیں "اونچ نیچ" تو وہ دیکھے جو نشیب و فراز میں راہ روی کے گر سے واقف نہ ہو۔

اونچی قوم میں بھی نا اہل ہوتے ہیں نیچی قوم میں بھی۔ الحمد للہ ان فقیہ صاحب کی عقل میں برکت عطا فرمائے اور منہ میں دودھ ڈالنے کی بجائے فقہ کے اہل بھی ہیں۔

---



[illegible]

دیوانی

[illegible]

مقام ہردوئی

[illegible]

ضلع ہردوئی

[illegible]

[illegible]